لشکر کوچک اور روسی فتوحات

روسیوں نے سترہویں صدی کے اوائل ہی سے قازقوں کے سٹیپ کے علاقے کے راستے وسطی ایشیا اور ترکستان کے ساتھ تجارت بڑھانے کے منصوبوں پر عمل شروع کر دیا تھا۔ اس عمل کی ابتدا روسیوں نے یورال کے علاقے میں روسی آباد کاری سے کیا۔ ۱۶۲۰ء میں اس علاقے میں یورالسک (ابتدائی نام: یائیتسکی گورودوک) شہر کو آباد کیا گیا۔ ۱۶۴۵ء میں اسی علاقے میں میخائیل گوریئف نے گوریئف شہر کی تعمیر کی اور اس کے فوراً بعد یورال قلعہ بند سلسلے (Ural fortified line) کی تعمیر مکمل کی۔ بہر حال ان روسی نو آبادیوں کی تعمیر کے باوجود قازق علاقوں کے ذریعے تاشقند اور بخارا کے ساتھ تجارت مشکل ثابت ہو رہی تھی۔ اولاً تجارت کے لیے اختیار کردہ راستے طویل فاصلوں پر مشتمل تھے (ٹوبولسک سے بخارا تک پہنچنے کے لیے ۷۵ دِن کا سفر کرنا پڑتا تھا)[۸۳]۔ ثانیاً روسی تجارتی کاروان ہمیشہ قازق قبائل کے حملوں کی زد میں رہتے تھے۔ چنانچہ روسیوں کی زمانہ دراز سے شدید خواہش تھی کہ وہ سٹیپ کے قبائل کی روسیوں سے عداوت کو مودت میں تبدیل کر لیں یا کم از کم روسیوں کے ساتھ ان کے طرز عمل کو صلح جویانہ (pacified) بنا سکیں۔ قازقوں کی روس دشمنی کو ختم کرنا (روسیوں کے لیے) اس لئے ضروری نہیں تھا کہ خود قازق ان کے متوقع تجارتی شریک کار بن سکتے تھے بلکہ اس لئے کہ ایسا کرنا وسطی ایشیا کے ساتھ روسی تجارت میں توسیع کے لیے ایک بنیادی ضرورت (precondition) تھی"[۸۴]۔ چنانچہ ۱۶۹۵ء اور اس کے بعد ۱۷۱۴ء سے ۱۷۱۶ء کے عرصہ کے دوران میں روسیوں نے قازقستان میں کئی مہمات اس غرض سے روانہ کیں کہ یہاں روسی اثر و نفوذ کے قیام کے امکانات اور طریق کار کا مطالعہ کیا جا سکے۔ ان مہمات میں سے ایک مہم ۱۷۱۴ء میں بوخولتز کی سربراہی میں روانہ کی گئی۔ بوخولتز کی سربراہی میں روانہ کی جانی والی مہم اس لحاظ سے کامیاب رہی کہ اس نے رپورٹیں تیار کرنے کی بجائے عملی کام پر توجہ مرکوز کر دی تھی۔ اور دریائے ارتیش کے کنارے ارتیش قلعہ بند سلسلے کی تعمیر کی بنیاد رکھی (جس کا ذکر پہلے آ چکا ہے)۔

اس دوران کلموک حملہ آوروں سے فرار کا راستہ اختیار کرتے ہوئے ابوالخیر کا لشکر کوچک روسیوں کی (یورال اور دریائے اسمبا کے آس پاس کی) ان قلعہ بندیوں کے قرب و جوار میں آکر خیمہ زن ہوا۔ اس صورتحال میں ابوالخیر اور اس کا لشکر کوچک اپنی بقاء کے لیے روسی حمایت پر مکمل انحصار پر مجبور تھا۔ ابوالخیر کو روسی قلعہ بندیوں کے دامن میں رہائش

اختیار کرنے اور گردونواح کے علاقوں کو اپنے لشکر کے ریوڑوں کے لئے چراگاہوں کے طور پر استعمال کرنے کی روسی اجازت کے بدلے میں ۱۷۳۴ء میں کیریلوف کی سربراہی میں قازق علاقوں میں ''اودنبرگ مہم'' روانہ کئے جانے پر نہ صرف خاموشی اختیار کرنا پڑی بلکہ اس کے بیٹے ایر علی کو سینٹ پیٹرزبرگ جاکر دریائے یورال اور دریائے اور (or) کے سنگم پر ایک قلعہ اور تجارتی مرکز تعمیر کرنے کی درخواست کرنا پڑی۔ ابوالخیر اور اس کے بیٹے ایر علی نے نہ صرف تجویز کردہ نئے شہر (تجارتی مرکز) کے دفاع کی ذمہ داری قبول کی بلکہ یہاں تجارتی مقاصد سے آنے جانے والے کاروانوں کی حفاظت نقل و حرکت کی یقین دہانی بھی کرائی۔ بظاہر ابوالخیر اور اس کے خاندان کی طرف سے روسیوں کو یہ رعایت دینے کا مقصد ان کے خلاف اندرونی بغاوتوں کے سلسلے میں روسی حمایت کا حصول تھا۔ کیونکہ ابوالخیر اور اس کے جانشینوں کو احساس ہونے لگا تھا کہ ان کی روس نوازی ان کی قازق رعایا کے لئے قطعاً قابل قبول نہیں ہے۔ چنانچہ اندرونی بغاوتوں کے نتیجے میں ان کے خاندان سے حکمرانی چھن سکتی ہے[۸۵]۔

روسیوں نے بہر حال ابوالخیر کی طرف سے اس رعایت کا خوب فائدہ اٹھایا۔ کیریلوف نے سینٹ پیٹرزبرگ کی ہدایت پر دریائے یورال کے دھانے پر ایک قلعہ بند تجارتی شہر کی تعمیر کی منصوبہ بندی شروع کر دی۔ اگست ۱۷۳۵ء میں اس شہر کی تعمیر پر کام شروع ہوا اور ۱۷۳۷ء میں اس شہر کو (اورنبرگ) کے نام سے مکمل کیا گیا۔ [واضح رہے کہ بعد میں مغرب کی سمت دریائے یورال کے کنارے (شاید ۱۷۴۲ء میں) نئے اورنبرگ شہر اور اورنبرگ قلعہ بند سلسلے (Oranburg fortified line) کی تعمیر کے بعد اس شہر کو اورسک (Orsk) کا نام دیا گیا][۸۶]۔

پرانے اورنبرگ شہر کے بانی کیریلوف کی وفات (۱۴ اپریل ۱۷۳۷ء) کے بعد اس علاقے میں روسی عملداری کو مضبوط کرنے کے لیے (''یورال مائننگ ایڈ منسٹریشن'' کے سابق سربراہ) تاتسچیف کے زیر قیادت ''اورنبرگ فرنٹیئر کمیشن'' کا قیام عمل میں آیا۔ تاتسچیف کے ساتھ ابوالخیر کے تعلقات بالعموم کشیدہ رہے۔ ۱۷۳۹ء میں تاتسچیف کے جانشین کے طور پر پرنس وی. اے یوروسوف کو نامزد کیا گیا۔ یوروسوف کو جون ۱۷۳۷ء میں ''اورنبرگ مہم'' کا کمانڈر بھی نامزد کیا گیا کیونکہ اس وقت تک علاقے میں تعمیر شدہ قلعوں میں روسی افواج متعین کر دی گئی تھیں۔ یوروسوف نے اورنبرگ اور ٹرونسک کے مابین قلعہ بندیوں میں مزید توسیع کی۔ اگرچہ یوروسوف نے ابوالخیر کے ساتھ اچھے مراسم قائم رکھنے کی بھرپور کوشش

کی۔ تاہم وہ ۱۷۴۰ء میں ابوالخیر کو روس کے زیر حفاظت وولگا کے کلموکوں پر حملہ آور ہونے سے روکنے میں قطعاً ناکام رہا۔

۱۷۴۲ء میں یوروسوف کے جانشین کے طور پر آئی. آئی. نیلوئیف کی نامزدگی عمل میں آئی۔ نیلوئیف کے دور میں اورنبرگ قلعہ بند سلسلے کی تکمیل ہوئی اور دریائے ارتمش سے دریائے اشم تک اوسک یا یوسک قلعہ بند سلسلے (Usik line) پر کام شروع کیا گیا۔ نیلوئیف نے لشکر کو چک کے (دوسرے معنوں میں ابوالخیر کی عملداری میں شامل) ان علاقوں کو مکمل طور پر روسی مملکت میں ضم کرتے ہوئے اورنبرگ گبرنیا (صوبہ) کی تشکیل کا اعلان کیا جسے اورنبرگ فرنٹئر کمیشن کی عملداری میں دیا گیا۔ نئے صوبے کی تشکیل کے بعد اس کے حاکم (نیلوئیف) اور ابوالخیر کے درمیان تعلقات کشیدہ ہو گئے۔ ۱۷۴۳ء اور ۱۷۴۴ء میں قازق اور روس ایک دوسرے کے خلاف صف آرا رہے اور ان کے مابین متعدد مسلح جھڑپیں ہوئیں۔ ابوالخیر نے ایران کے شاہ نادر شاہ کے ساتھ سلسلہ جنبانی شروع کی۔ نادر شاہ نے نہ صرف ابوالخیر سے اپنے لشکر کے ہمراہ خیوا آنے کی درخواست کی بلکہ اسے یہ یقین دہانی بھی کرادی کہ اس کے بیٹے نور علی کو ولی عہد نامزد کر کے خیوا کے اقتدار کا وارث بنادیا جائے گا۔

نیلوئیف کو اس دوران ابوالخیر کے خلاف جنگار (سلطنت کے) کلموکوں کے حملے کی حوصلہ افزائی کرنے کے احکام موصول ہوئے۔ ان حالات میں ابوالخیر کو ایک بار پھر روسی بالادستی تسلیم کرنے پر مجبور کردیا گیا۔ اس نے اپنے بیٹے کو زار روس پیٹر دوم کے دربار میں بیعت وفاداری کی رسم ادا کرنے کے لیے بھیجا اور ساتھ ہی روسیوں کے لئے خیر سگالی کے جذبات کے اظہار کے طور پر چالیس روسی یرغمالیوں کو رہا کردیا۔

بہر حال ابوالخیر اور اس کی مسلم قازق رعایا نے روسی بالادستی کو چیلنج کرنے کا کوئی بھی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ ۱۷۴۶ء میں ابوالخیر اور اس کا لشکر سینٹ پیٹرزبرگ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دریائے یورال کو عبور کر کے روسی مقبوضہ علاقوں میں (روسی رعایا) وولگا کلموکوں پر حملہ آور ہوا۔ ابوالخیر نامساعد موسمی حالات میں گھر کر رہ گیا۔ دوسری طرف روسیوں کی شہ پر روسی کوسکوں نے اس کے لشکر پر حملہ کردیا۔ چنانچہ اسے پسپائی اختیار کرنا پڑی۔ واپسی کے لئے اسے غیر روایتی راستہ اختیار کرنا پڑا اور جنوب میں کیسپئن کے علاقوں کی بجائے شمال میں کوسکوں کے علاقوں سے اسے واپسی پر مجبور کردیا گیا۔ زبردست برف باری اور کوسکوں کے حملوں کی وجہ سے ابوالخیر اور لشکر کو چک کو زبردست جانی اور مالی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ ۱۷۴۷ء میں سینٹ پیٹرزبرگ نے نیلوئیف اور ابوالخیر کے

مابین بڑھتے ہوئے فاصلوں کو کم کرنے کے لئے تو کلیف کو علاقے میں بھیجا۔ تو کلیف ابوالخیر کے ساتھ ایک نیا سمجھوتا کرنے میں کامیاب ہوا۔ ابوالخیر کے مطالبے پر سینٹ پیٹرزبرگ میں یرغمال رکھے گئے اس کے بیٹے خواجہ احمد کے بدلے اس کے دوسرے بیٹے ائشواک کو یرغمال رکھنے پر اتفاق ہوا[۱۸]۔

اس دوران ابوالخیر کی طرف سے ایک بار پھر روسیوں سے قربت کی کوششوں کے نتیجے میں اس کے خلاف باتیر (سردار؟) جانی بیگ کی سربراہی میں داخلی بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی۔ جانی بیگ کا تعلق بھی سفید نسل (white bone یعنی چنگیزی نسل) کے سلطانوں سے تھا اور وہ ابوالخیر کی حکمرانی کے لئے حقیقی خطرہ ثابت ہوا۔ وہ ابوالخیر کے بیٹے نور علی کے بجائے اپنے بیٹے سلطان قائپ کو ۱۷۴۷ء میں خیوا کا خان بنانے میں کامیاب ہوا۔ باتیر جانی بیگ نے لشکر کوچک کے جنوبی علاقوں میں ابوالخیر کے اقتدار کا عملاً خاتمہ کر دیا اور بالآخر ابوالخیر کو لشکر میانہ کے زیر کنٹرول کاراکلپاک کے علاقوں کی طرف دھکیلنے میں کامیاب ہوا۔ یہاں لشکر میانہ (مڈل ہرڈ) کے خان برک اور ابوالخیر کے مابین اقتدار پر قبضے کے لئے لڑی جانے والی جنگوں میں آخر کار ۱۷۴۸ء میں [۱۸]برک کے ہاتھوں ابوالخیر قتل ہو گیا۔

لشکر کوچک میں ابوالخیر کی جانشینی اس کے بیٹے نور علی (دور اقتدار: ۱۷۴۸ء-۱۷۸۶ء) کے حصے میں آئی۔ نور علی روسیوں کی مدد سے تخت نشین ہوا۔ ورنہ اس مرحلے پر لشکر کوچک کے قبائل ابوالخیر کے خاندان کی روس نوازی کی بنا پر لشکر کی سربراہی اس سے چھیننے پر کمربستہ تھے۔ خان نور علی لشکر کوچک کی وحدت برقرار رکھنے میں ناکام ثابت ہوا۔ اس کے عہد میں جنوبی علاقوں میں مقیم لشکر کوچک کے قبائل سلطان باتیر جانی بیگ کی سربراہی کو تسلیم کرتے تھے۔ سلطان باتیر جانی بیگ کو سلطنت جنگار کے کلموکوں اور لشکر میانہ (مڈل ہرڈ) کے خان ابلائی کی حمایت بھی حاصل تھی۔ سلطان باتیر جانی بیگ اور اس کا بیٹا قائپ اپنے علاقے کے ماسٹر (عملاً سربراہ) تھے۔ ان دونوں نے خان نور علی کو اپنی طاقت مجتمع کرنے نہیں دیا۔ انہوں نے خان نور علی کی طرف سے خیوا کے علاقوں میں اثر و نفوذ حاصل کرنے کی کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ خان نور علی کو لشکر میانہ (مڈل ہرڈ) کے خان برک (جو اس کے باپ ابوالخیر کا قاتل تھا) کے علاقوں پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوششوں میں بھی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم وہ ۱۷۵۰ء میں خان برک کو زہر دے کر ہلاک کرنے اور یوں اپنے باپ کے قتل کا انتقام لینے میں کامیاب رہا۔

اسی دوران اپنے باپ ابوالخیر کے مقبرے کے معاملے پر روسیوں اور نور علی کے مابین

تعلقات کشیدگی کا شکار ہو گئے۔ نور علی نے روسیوں کے خلاف تدبیراتی چال کے طور پر سلطنت جنگاریہ کے حکمران کی ایک سفارت کو خوش آمدید کہا۔ جنگار حکمران نور علی کے لشکر کو چک کو روسیوں کے خلاف ™ بنانے میں دلچسپی رکھتے تھے۔ انہوں نے جنگار سلطنت کی حمایت کے بدلے نور علی کو ترکستان شہر (جس پر اس سے قبل جنگاریوں نے قبضہ کر لیا تھا) کا قبضہ لوٹانے کی پیشکش کی۔ نور علی خود اپنے لشکر میں اپنی کمزور ہوتی ہوئی پوزیشن کی بنا پر روسیوں سے تعلقات خراب کرنے کی جرأت نہیں کر سکا۔ دوسری طرف روسیوں نے بھی باتیر جانی بیگ اور اس کے بیٹے قائپ کے مسلسل حملوں کے خلاف نور علی کی مدد کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں دکھائی۔ اگرچہ رسمی طور پر انہوں نے سلطان باتیر اور قائپ کے ان مطالبات کو مسترد کر دیا کہ نور علی کو خان کے عہدے سے برطرف کر دیا جائے تاہم عملاً انہوں نے سلطان باتیر اور قائپ کی طرف سے قازق علاقوں سے گزرنے والے تجارتی کاروانوں سے ٹیکس وصول کرنے سے چشم پوشی کا رویہ اپنایا۔ ٹیکسوں کے حصول کے حقوق پر نور علی اور سلطان باتیر کے درمیان متواتر چھڑپیں ہوتی رہیں۔ روسیوں نے ان خانہ جنگیوں کو روکنے اور اپنے ™ نور علی کی امداد کے بجائے دونوں میں مسلح لڑائیوں کے استمرار کو اپنے مفادات کے لئے بہتر جانا۔ ان کے نقطہ نظر سے ''تقسیم کرو اور حکومت کرو'' کے اصول کی پیروی ان کے مفادات کے تحفظ کی بہترین ضمانت تھی۔

روسیوں کے لئے قازقوں کی ان باہمی لڑائیوں کا ایک منفی پہلو یہ تھا کہ اس سے وسطی ایشیا اور ماوراء النہر کے ساتھ ان کی تجارت متاثر ہو رہی تھی۔ چنانچہ اورنبرگ صوبہ کے روسی گورنر نیپلوئیف نے روسی تجارتی کاروانوں کی آمد و رفت میں رخنہ انداز ہونے والے لشکر کو چک کے متحارب حریفوں کے خلاف مسلح کاروائیوں کا آغاز کر دیا۔ قازقوں نے نیپلوئیف کی اس کاروائی کے جواب میں ۱۷۵۵ء میں بشکیر باغیوں کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ نیپلوئیف کو ایک بار پھر اپنی مقصد براری کے لئے نور علی کو متعدد مراعات دینے کا اعلان کرنا پڑا۔ نور علی کو یہ خدشہ بھی تھا کہ قازقوں کی مدد سے فتح یاب ہونے کے بعد کہیں بشکیریوں کی طاقت میں اتنا اضافہ نہ ہو جائے کہ وہ قازق علاقوں پر قبضے کے لئے چڑھ دوڑیں۔

۱۷۵۶ء میں نور علی اور روسیوں کے درمیان تعلقات ایک بار پھر سخت کشیدگی کا شکار ہو گئے۔ زار روس نے ایک فرمان کے ذریعے لشکر کو چک کے گلہ بانوں پر دریائے یورال کے پار وولگا اور یورال دریاؤں کے درمیانی علاقوں کے سرسبز علاقوں میں جانے پر پابندی عائد کر دی۔ اس علاقے کو روسی اندرونی علاقہ (inner side) کے نام سے یاد کرتے تھے۔ اس

پابندی کے نتیجے میں لشکر کوچک اور روسیوں کے مابین مسلح جھڑپوں کا ایک بار پھر آغاز ہو گیا۔ نور علی اور لشکر کوچک کے قبائل اس پابندی کی بار بار خلاف ورزی کرتے رہے اور نتیجتاً روسی انتقامی حملوں کا نشانہ بنتے رہے۔ لشکر کوچک کی چراگاہیں پہلے ہی محدود تھیں اور اس علاقے میں ان کی آمد پر پابندی کے بعد ان کی گلہ بانی پر مبنی معیشت مزید تباہی کا شکار ہوئی۔ اسی دوران میں چین کے مانچو قبائل اور جنگاروں میں لڑائیاں عروج پر تھیں۔ جنگاروں کی شکست اور مانچو اقتدار کے استحکام کے بعد لشکر کوچک (اور لشکر میانہ) نے مانچو سفیروں کو خوش آمدید کہا۔ لشکر میانہ کے خان ابلائی نے تو جنگار علاقوں میں اپنے لشکر کے لئے چراگاہوں کے حصول کے بدلے چینی اطاعت قبول کرلی لیکن نور علی نے مانچو حکمرانوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات کے قیام کا تاثر دے کر روسیوں سے مزید مراعات کے حصول کی حکمت عملی پر عملدرآمد مناسب سمجھا۔ چنانچہ جب نپلویف کے جانشین (اورنبرگ صوبہ کے نئے گورنر) ڈیویڈوف کے ساتھ نور علی نے تعاون سے انکار کر دیا تو سینٹ پیٹرزبرگ کے حکام نے چینی حکمرانوں کی طرف سے اس موقع سے متوقع طور پر فائدہ اٹھانے کے امکان کے پیش نظر اسے (ڈیویڈوف کو) نور علی سے نہ صرف معافی مانگنے کا حکم دیا بلکہ نور علی کے ساتھ ساتھ اس کے دو بھائیوں ایر علی اور ائشواک کے لئے بھی روسی حکومت کی طرف سے وظائف کا اعلان کیا۔ روسی نور علی کے لشکر کوچک کو لشکر میانہ کی تقلید کرتے ہوئے جنگار علاقوں کی طرف نقل مکانی سے روکنا چاہتے تھے۔ جو اَب چین کی عملداری میں تھا اور جس کے نتیجے میں چینی لشکر کوچک اور لشکر میانہ کے اصل (قازق) علاقوں پر دعویدار بن کر سامنے آسکتے تھے۔ ثانیاً لشکر میانہ کے قبائل کی تقلید میں لشکر کوچک کی جنگار علاقوں کی طرف ہجرت کے بعد سٹیپ میں نام نہاد اقتدار کے خلاء کے نتیجے میں میں روسی تجارتی کاروان ڈاکوؤں اور چوروں کے رحم و کرم پر رہ جاتے۔

۱۷۶۲ء میں زارینہ کیتھرین کے اقتدار میں آنے کے بعد نور علی نے ایک بار پھر اپنے پڑوس میں طاقت کا توازن برقرار رکھنے کا تاثر دینے کے لئے بیک وقت سینٹ پیٹرزبرگ اور پیکنگ اپنے وفود روانہ کئے۔ پیکنگ میں نور علی کے وفد کی توقع سے بڑھ کر پذیرائی ہوئی۔ جس سے نور علی کو روسیوں کے ساتھ زیادہ آزادانہ (اور ایک حد تک باغیانہ) موقف اختیار کرنے کا حوصلہ ملا۔ اس نے روسی تجارتی کاروانوں کی حفاظت کی جائے ان پر مسلح حملے شروع کر کے ان کا مال تجارت لوٹنا شروع کر دیا۔

زارینہ کیتھرین تجارتی مقاصد کے لئے سٹیپ کے علاقوں پر روسی قبضہ مستحکم کرنے کے سلسلے میں بہت پر جوش واقع ہوئی تھی۔ لشکر کوچک کے قازقوں کے مسلسل روس مخالف

اقدامات کے نتیجے میں اس نے (لشکر میانہ کے ساتھ) تعلقات بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کی اور سیمپلا ئنسک کا تجارتی شہر تعمیر کروایا۔ ۱۷۸۰ء کے بعد کریمیا اور بحر اسود میں ترک اثر و نفوذ ختم کرنے میں کامیابی کے بعد کیتھرین نے سٹیپ کے علاقوں کو از سر نو اپنی توجہ کا مرکز بنالیا۔ اس صدی کی ساتویں دہائی میں کیتھرین کی خلافت عثمانیہ کے ساتھ جنگوں میں مصروفیت کے دوران قازقوں میں اسلامی اخوت کے جذبات کو زبردست تقویت ملی اور ان کے روس مخالف رویوں میں مزید شدت آگئی تھی[۸۹]۔ خود نور علی نے اس دوران وولگا میں کلموک روسی رعایا پر حملے شروع کر دیے تاکہ کریمیا پر روسی افواج کے دباؤ کو کمزور کیا جاسکے۔ روسیوں نے اس موقعہ پر نور علی اور قازقوں کی روس دشمنی کو ٹھنڈا کرنے کے لئے انہیں وولگا کے علاقے سے (قازق علاقے عبور کرتے ہوئے) چینی علاقوں کی طرف ہجرت کرنے والے کلموکوں کو حملوں کا نشانہ بنانے اور ان کا مال و متاع لوٹنے کی اجازت دے دی۔ تاہم وولگا کے کلموکوں کے خالی کردہ علاقوں میں قازقوں (لشکر کوچک) کے داخلے پر پابندی ایک بار پھر روس-نور علی تعلقات میں کشیدگی کا باعث بنی۔ روسیوں نے اس علاقے پر قازقوں (لشکر کوچک) کے دعوے کو مسترد کرتے ہوئے یہاں بشکیریوں کو آباد ہونے کی اجازت دے دی۔

روس - لشکر کوچک تعلقات میں کشیدگی کے اس دور میں سینٹ پیٹرزبرگ کے حکام کے خلاف پوگا چیف کی سربراہی میں روسی بے زمین کوسکوں کی بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی۔ پوگا چیف بغاوت اپنے ابتدائی ادوار (۱۷۷۳-۷۴ء) میں لشکر کوچک سے متصل علاقوں میں مرتکز تھی۔ لشکر کوچک کے قازقوں نے روسی افواج کی پوگا چیف بغاوت کو فرو کرنے میں مصروفیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یورال کے علاقوں میں روسی آبادیوں پر حملے شروع کر دیے اور نام نہاد ''اندرونی علاقہ'' میں اپنے داخلہ پر پابندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہاں اپنے ریوڑوں کو آزادانہ چرانے لگے۔ لشکر کوچک کے سلطان دوست علی اور خان نور علی نے پوگا چیف کے باغیوں کو ہر قسم کی مدد فراہم کی۔ اکتوبر ۱۷۷۳ء میں پوگا چیف کی طرف سے اورنبرگ کے محاصرے کی خبر سن کر قازقوں (لشکر کوچک اور لشکر میانہ دونوں) میں روس مخالف جذبات نے ایک عوامی بغاوت کی شکل اختیار کرلی۔ پوگا چیف کی طرف سے اورنبرگ کے محاصرے کی ناکامی کے بعد بھی قازقوں میں روسیوں کے خلاف بغاوت جاری رہی (اگرچہ اس محاصرے کی ناکامی کے بعد لشکر کوچک کے خان نور علی نے پوگا چیف سے اپنے آپ کو دور کرنا شروع کر دیا تھا)۔ سلطان دوست علی نے، جو یورال میں روسی قلعہ ہدیوں کے قرب وجوار کے (لشکر کوچک کے) قازق علاقوں کا مقامی حکمران تھا، پوگا چیف کی مکمل شکست تک

اس کی حمایت جاری رکھی۔ ''اندرونی علاقہ'' کے مرغزاروں میں دلچسپی رکھنے والے (لشکر کوچک کے) دیگر قبائل : برش، سرکیش، تاما، تابین، جاگابیل اور بائی باکت نے بھی سلطان دوست علی کا آخر وقت تک ساتھ دیا۔

۱۷۷۵ء تک قازقوں پر یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ اس بغاوت کی حمایت کے نتیجے میں ''اندرونی علاقہ'' پر عملداری کے سلسلے میں ان کے مطالبات تسلیم نہیں کئے جائیں گے کیوں کہ اس وقت تک ان پر یہ حقیقت آشکار ہو گئی تھی کہ خود پوگا چیف کی سربراہی میں روسی کوسکوں کی بغاوت کی واحد وجہ ان علاقوں میں انہیں آباد ہونے کی اجازت دینا ہے۔ اس دوران اس علاقے میں دو نئے اضلاع سمبر سک (یولیانوفسک) اور اوفا کی تشکیل کر کے ان کی قازق شناخت یکسر ختم کر دی گئی اور انہیں اورنبرگ صوبہ میں شامل کر کے یہاں کی زمین روسی کوسکوں کو الاٹ کر دی گئی۔ (۱۷۸۲ء میں اس علاقے میں قازقوں کی آمد ممنوع قرار دینے کے لئے مزید قانون سازی ہوئی)۔ اس علاقے میں روسی کوسکوں کی آباد کاری کے بعد قازقوں میں روسیوں اور (ان کے گماشتے) خان نور علی کے خلاف منظم عوامی بغاوت شروع ہو گئی۔ یہ بغاوت فرو کرنے کے لئے روسیوں نے کوسکوں اور بشکیریوں پر مشتمل فوجی دستے بھیجے۔ تاہم بغاوت اس وقت ختم ہوئی جب باغی قبائل (تابین، تاما، شکتی، شومیکی اور بائی باکت) نے نور علی اور روسیوں سے مایوس ہو کر جنوب کی طرف اجتماعی ہجرت کی۔

اس بغاوت کے اختتام پر جہاں زارینہ کیتھرین اس نتیجے پر پہنچی کہ (لشکر کوچک کے) قازقوں پر سینٹ پیٹرزبرگ کے نامزد کردہ (یا حمایت یافتہ) خان کے ذریعے حکومت کرنا ناممکن ہو چلا ہے اور یہ کہ انہیں براہ راست روسی اقتدار میں لانا ضروری ہو گیا ہے وہاں نور علی اور اس کے حواریوں کو بھی یہ سبق ملا کہ ''روس ایک استعماری سلطنت ہے جس کی پہلی ترجیح روسی شہریوں کے مفادات کی نگہداشت ہے''۹۰۔ خان نور علی کے سامنے ''اندرونی علاقہ'' کی زندہ مثال تھی جو تاریخی طور پر قازق علاقوں کا حصہ تھا لیکن جہاں، قازق اور روسی کوسکوں کے مفادات کے ٹکراؤ کی صورت میں، موخر الذکر کے مفادات کی نگہداشت کو اولیت دی گئی۔ پوگا چیف بغاوت کے اختتام کے بعد کے دور میں عملاً لشکر کوچک میں خان کا عہدہ برائے نام ہو کر رہ گیا۔ ایک طرف روسی حکام خاص کر زارینہ کیتھرین ان علاقوں میں ''خان طرز حکومت'' کی افادیت سے مایوس ہو چکے تھے اور وہ یہاں روسی طرز حکومت متعارف کرانے کی راہ پر گامزن تھے۔ دوسری طرف خود قازق قبائل نے خان کی خود غرضانہ پالیسیوں اور اپنے خاندانی مفادات کے تحفظ کے لئے روسیوں کی تابعداری کے رویے کی بنا پر اس کے خلاف

منظم بغاوتیں شروع کر دی تھیں۔ قازقوں کے لئے زمین کا مسئلہ اور چراگاہوں کا حصول بقا کا مسئلہ تھا۔ ۱۷۷۵ء سے ۱۷۸۲ء تک (اورنبرگ فرنٹیئر کمیشن کے ماتحت) سمبرسک اور اوفا کے گورنر جنرلوں نے قازقوں کی ''اندرونی علاقہ'' میں آمدورفت پر مکمل پابندی لگائے رکھی۔ اس دوران قازقوں نے مسلسل ان روسی احکام کی خلاف ورزی جاری رکھی اور متعدد بار یہاں نوآباد کردہ روسی کوسکوں سے ان کے مسلح تصادم ہوئے۔ ۱۷۸۲ء سے ۱۸۰۱ء تک روسیوں نے صرف (لشکر کوچک کے) خان نور علی اور اس کے خاندان کو دریائے یورال عبور کر کے ان اندرونی علاقوں میں اپنے مویشی اور ریوڑ چرانے کی اجازت دیے رکھی۔ روسیوں کی طرف سے نور علی اور اس کے خاندان کے ساتھ اس ترجیحی سلوک اور نور علی کی طرف سے اپنے لشکر کے مفادات کو پس پشت ڈال کر خود اپنے اور اپنے خاندان کے لئے اس رعایت کے حصول نے لشکر کوچک میں اپنے خان (نور علی) اور روسیوں کے خلاف نفرت کے جذبات کو بام عروج پر پہنچایا۔ خان نور علی کے لشکر نے اس کے ان امتیازی حقوق کو ماننے سے انکار کرتے ہوئے اندورنی علاقہ میں اپنے ریوڑ چرانے کے لئے دریائے یورال کو عبور کرنا شروع کیا اور نتیجتاً اولاً روسی کوسکوں کے ساتھ ان کی لڑائیاں شروع ہوئیں اور ثانیاً وہ خود اپنے خان اور اس کے خاندان کے خلاف صف آرا ہوئے جنہیں وہ اَب ''روسیوں کا کاسہ لیس (lackey) سمجھنے لگے تھے''[۹۱]۔ لشکر کوچک کے اکثر قبائل اب خان نور علی کے مخالفین کی اس منطق کے قائل ہونے لگے تھے کہ ''روسیوں کے ساتھ اس کا اتحاد محض اپنے ذاتی (اور خاندانی) مفادات کے حصول کے لئے ہے''[۹۲]۔

ان حالات میں ایک قازق سردار سیریم باتیر کی سربراہی میں روسیوں اور کوسکوں کے خلاف ایک زبردست بغاوت نے سر اٹھایا۔ سیریم باتیر اور اس کے زیر کمان چھ ہزار مسلح جانباز روسیوں کے ساتھ ساتھ خان نور علی کو بھی اپنا ہدف سمجھتے تھے۔ وہ نور علی کو روسی استعمار کا گماشتہ اور ''ایجنٹ سمجھتے تھے''[۹۳]۔ نور علی کو سلطان قائپ (خیوا کے حکمران) کے بیٹے سلطان ابوالغازی کی مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ ابوالغازی اور سیریم نے نور علی کے خلاف اتحاد قائم کیا اور نور علی سے لشکر کوچک کے جنوبی علاقے چھین لئے۔ سیریم اگرچہ لشکر کوچک کے خان کے عہدہ کا امیدوار نہیں تھا تاہم وہ چنگیزی نسل کے سفید ہڈی (white bone) کے اشراف کی حاکمیت کے خلاف تھا کیونکہ اس کے خیال میں ان اشراف نے اپنے ذاتی مفادات کے حصول کے لئے قازق قوم کو روسیوں کے ہاتھوں بیچ دیا تھا۔ اگرچہ اپنے باپ ابوالخیر کے زمانے سے ہی خان نور علی کے خاندان کے زبردست حریف سلطان باتیر جانی بیگ اور اس کا بیٹا

قائپ رہے تھے تاہم ۱۷۸۴ء میں خان نور علی کو احساس ہوا کہ قائپ (اور اس کا خاندان) نہیں بلکہ سیریم باتیر اس کی حکمرانی کے لئے عظیم تر اور فوری خطرہ بن گیا ہے۔

ان حالات میں نور علی نے روسیوں سے سیریم کی بغاوت پر قابو پانے کے لئے مدد کی درخواست کی۔ روسیوں نے اورنبرگ سے پندرہ ہزار کوسکوں پر مشتمل ایک عظیم فوجی دستہ نور علی کی مدد کے لئے روانہ کیا۔ ۱۷۸۴ء اور ۱۷۸۵ء میں سیریم کی باغی افواج اور خان نور علی کی طرف سے روسی کوسک افواج میں لڑائیاں جاری رہیں۔ سیریم باتیر نے روسی افواج کی برتری کا احساس کرتے ہوئے عارضی طور پر جنوب میں سیر دریا اور بحیرہ آرال کے درمیان کے علاقوں کی طرف پسپائی اختیار کی۔ روسی اب تک حتمی طور پر اس نتیجے پر پہنچ چکے تھے کہ قازق علاقوں میں اپنے حمایت یافتہ خانوں کے ذریعے حکومت کرنا تقریباً ناممکن ہو چکا ہے۔ اس وقت اورنبرگ (فرنٹیئر کمیشن ؟) کا گورنر جنرل بیرن ایگل سٹارم تھا۔ ایگل سٹارم نے سینٹ پیٹرزبرگ پر بہت زوردار انداز میں واضح کیا کہ سیریم باتیر کی بغاوت (جو ختم نہیں ہوئی تھی بلکہ جس نے تدبیراتی چال کے طور پر پسپائی اختیار کی تھی) نہ صرف نور علی کی حکمرانی کے لئے خطرہ ہے ''بلکہ سٹیپ پر روسی قبضے کے استحکام کے لئے بھی زبردست خطرہ بن گئی ہے''۹۴۔ ایگل سٹارم کے مطابق ''قازقوں کو اپنے موجودہ رویے (mood) کی بنا پر روسیوں کا دشمن ہی قرار دیا جانا چاہیے''۹۵۔ سیریم باتیر کی لشکر کو چک کے قازقوں میں مقبولیت اور ان کی روس نواز خان سے نفرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ''۱۷۸۵ء کے موسم سرما میں لشکر کو چک کے کل پچیس سربر آوردہ سرداروں میں سے ۲۰ کا اجتماع منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر نور علی کو خان کے عہدہ سے سبکدوش کرنے کا فیصلہ کیا گیا''۹۶۔

لشکر کو چک میں زارشاہی روس کی انتظامی اصلاحات

زارینہ کیتھرین کے لئے اورنبرگ کے گورنر جنرل کی رائے سے اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ چنانچہ اس نے ۱۷۸۴ء میں ایک فرمان جاری کیا جس کی رو سے سٹیپ کے علاقے میں روسی قبضہ مستحکم کرنے کے لیے نئی انتظامی اصلاحات کے نفاذ کا حکم دیا گیا۔ زارینہ کیتھرین نے سیمبر سک اور اوفا کے گورنر جنرلوں کے نام جاری کردہ اپنے اس فرمان میں منجملہ دیگر اقدامات کے ''سرحدی فوجی عدالتوں'' کی تشکیل کا حکم دیا۔ زارینہ کے اس حکم کی تعمیل میں یہ عدالتیں قائم ہوئیں جو ۱۷۹۹ء تک کام کرتی رہیں۔

ایگل سٹارم نے زارینہ کی حوصلہ افزائی سے از خود ۱۷۸۷ء میں سٹیپ کے قازق